افکار و تأثرات

قارئین بنام مدیر

- ★ صحیح بخاری اور موطا مالک کا موازنہ اور مولانا آزاد
- ★ مولانا لطف اللہ جہانگیروی مرحوم کا خان غازی کابلی دہلی کے نام ایک مکتوب
- ★ ۲۷ رمضان - عہدِ پاکستان اور مجلس شوریٰ کو صیاد کیا
- ★ سائنس علوم اسلامی پس منظر میں بین الاقوامی سیمینار کا پالیسی بیان

صحیح بخاری اور موطا امام مالک کا موازنہ اور مولانا آزاد (مرحوم)

محترمی زاد عنایۃ۔

السلام علیکم - ایک تقریب پیدا ہوگئی - لہٰذا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔

"الحق" جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ میں امام مالکؒ اور ان کی موطا پہ آپ کے افادات پڑھے - یہ بہت ہی معلومات افزا، اور فکر انگیز ہیں - عنوان "صحیح بخاری اور موطا کے موازنہ" پر، مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم و مغفور کی رائے کا اقتباس آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - بہ روایت سیّد رئیس احمد جعفری، بہ حوالہ دید و شنید صفحات ۵۱ - ۵۲ -

" میں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ سے پوچھا - کیا وجہ ہے کہ موطا امام مالکؒ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ نہیں مانی جاتی - حالاں کہ امام مالکؒ زمانی اعتبار سے بھی امام بخاریؒ کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ سے اقرب تھے اور بخاریؒ کے رواۃ کا وہ درجہ اصحاب خبر کے نزدیک نہیں جو موطا کے رواۃ کا ہے - اس سلسلہ رواۃ کو "سلسلۃ الذہب" کہا جاتا ہے۔"

مولاناؒ غور سے میری معروضات سنتے رہے پھر فرمایا :-

" آپ جو کچھ کہتے ہیں صحیح ہے لیکن فرق یہ ہے کہ موطا درسی کتاب نہیں ہے - علاوہ ازیں اس میں زیادہ تر آثار ہیں - نہ کہ اقوال و احکام - اور بخاری زیادہ تر اقوال و احکام پر مشتمل ہے - اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ صدیوں سے نصاب درس میں داخل ہے - اس کی ایک ایک حدیث اور ایک ایک روایت ہزاروں لاکھوں بار جانچی اور پرکھی جا چکی ہے ۔"

پھر ایک محویت کے ساتھ فرمایا - "سچ کہا تھا ابن حجر نے - بخاری کا امت پر قرض ہے اور وہ قرض آج تک باقی ہے ۔" یہ جملہ بار بار مولانا نے دہرایا - قرض کے لفظ پر خاص زور دیتے تھے -

یہ روایت مدت سے میرے زیر نظر تھی - لیکن میں "قرض" کا مفہوم آج تک نہ سمجھ سکا - پچھلے دنوں شائع